International Journal of Advanced Academic Studies 2020; 2(2): 274-275

E-ISSN: 2706-8927
P-ISSN: 2706-8919
www.allstudyjournal.com
IJAAS 2020; 2(2): 274-275
Received: 19-02-2020
Accepted: 15-03-2020

ڈاکٹر رضوان الرحمٰن
سہرسہ بستی علی روڈ
وارڈ، نمبر ۳۱,سہرسہ
بہار(انڈیا)

Corresponding Author:
ڈاکٹر رضوان الرحمٰن
سہرسہ بستی علی روڈ
وارڈ، نمبر ۳۱,سہرسہ
بہار(انڈیا)

رفعت سروش کی ادبی خدمات

ڈاکٹر رضوان الرحمٰن

مقدمه

رفعت سروش نے اپنی ادبی و تخلیقی زندگی کا آغاز ایک ایسے پس منظر میں کیا جبکہ سیاسی سطح پر آزادی کی لہر ملک کے گوشے گوشے میں پھیل کر ایک فیصلہ کن موڑ کو پہنچ رہی تھی۔قومیت و حب الوطنی کا جذبہ جنگ آزادی کے ساتھ ہی مضبوط و مستحکم ہو رہا تھا۔ ادبی سطح پر بھی ترقی پسند تحریک ایک زندہ توانا اور طاقت ور تحریک کی صورت میں پورے ملک میں مقبول ہو رہی تھی۔ اس تحریک کے زیر اثر ادب و فن میں بھی آزادی کا مطالبہ اور اس قسم کے دوسرے موضوعات پر اظہار خیال کا جذبہ شدید سے شدید تر ہو تا جا رہا تھا۔ گویا اس طرح کے خیالات سے لوگوں کو ایک نئی زندگی کی طرف گامزن ہونے پر آمادہ کیا جا رہا تھا۔ شاعری اور نشر نگاری دونوں کے رگ و پے میں آزادی کا تازہ تازہ اور نیا نیا خون ڈالا جا رہا تھا۔ زبان میں نئے الفاظ اور نئے موضوعات و خیالات کی رنگ آمیزی ہو رہی تھی۔ غرض کہ نظم و نشر دونوں میں سیاسی آزادی کی جھلک نمایاں تھی۔ اسی زمانے میں رفعت سروش نے فن کی دیوی کو گلے لگایا اور اپنے ذوق جمال کی تسکین و تزئین کے لئے خود کو آمادہ کیا اور اپنے تخلیقی مزاج و رجحان کو مزید پروان چڑھا یا۔

رفعت سروش مختلف الجہات ادبی شخصیت کا ایک مستند و معتبر نام ہے۔ وہ بیک وقت ایک عظیم شاعر اور بلند پایا نثر نگار ہیں۔ انہوں نے اپنی تخلیقی و جمالیاتی شخصیت کے اظہار کے لئے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی ناول اور افسانے کی صنف سے بھی اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ تنقیدی و تاثراتی مضامین بھی قلم بند کئے ہیں اور ڈراما نگاری کو بھی رفعت و بلندی عطا کی ہے۔ اس اعتبار سے وہ ادبی دنیا میں کثیر الجہات شخصیت کے مالک ہیں اور یہ شخصیت جلوۂ صد رنگ کی خوبیوں سے مزین ہے۔ اردو کے تقریباً تمام نگاروں نے ان کی اس حیثیت کا یقین کیا ہے اور یہی شناخت انہیں ہم عصروں میں ممتاز و ممیّز بھی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کلا سیکیت کے ان ہی عناصر کو صدق دل سے قبول کرتے ہیں جس میں زندگی کی رمق اور ایک واضح اور سلجھا ہوا شعور ہو اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ ترقی پسند کے سکہ بند افکار و تصورات سے صاف طور پر انحراف و احتساب کرتے ہیں اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص رجحان و میلان کسی خاص رزم یا اسکول سے وابستہ نہیں ہیں بلکہ وہ ہمیشہ ادب کو ادب کی حیثیت سے دیکھا ہے اور سمجھا ہے۔ ادب کی جمالیاتی قدروں کو پیش نظر رکھا ہے زندگی کے تجربوں،مشاہدوں اور عشری تقاضوں کی تخلیقی باز یا فت کی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر قمر رئیس جیسے اہم نا قد کو یہ کہنا پڑا کہ:

”وہ ترقی پسند تحریک.0‘ حلقہ ارباب ذوق‘ ومانی تحریک یا دوسری تحریکوں سے وابستہ رہے ہیں
مگر میں نے جہاں تک ان کی شاعری کا مطالبہ کیا ہے اور”وادیء گل“ سے لے کر آج تک ان کے جو مجموعے پڑھنے کو ملے ہیں ان سے مجھے ایسا لگا کہ وہ تحریک کے آدمی نہیں ہیں اور کسی
بھی تحریک سے ان کی گہری وابستگی نہیں رہی“۔

ڈاکٹر قمر رئیس کی یہ رائے حقیقت پسند انہ انداز نظر کی حامل ہے کیونکہ رفعت سروش کی ذہنی وعملی وابستگی ایک طویل عرصے تک ترقی پسند تحریک سے رہی ہے با وجود اس کے وہ کبھی اس تحریک کی انتہا پسندی اور اس کی اچھائیوں کا کھلے دل سے اعتراف کیا اور کیمیوں سے انحراف و اجتناب کو اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ساتھ ہی اس طویل تخلیقی سفر کی ہر خوش گوار تبدیلیوں کو اپنے ادب و فن میں سمویا ہے اس لئے کہ وہ ہمیشہ ایک اچھی اور سچی شاعری کے قائل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کلا سیکی صلا حیت، بلند آہنگی اور اپنی

ذات کی شناخت کو پورے احساسات و جذبات کی تازگی و توانائی کے ساتھ حاصل شدہ تاثرات کو بڑی فنی ہو شیاری اور چابکدوشی کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ اس وصف خاص کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر مظفر حنفی رقم طرازہیں:

”ان کی شاعری نے اپنی جڑیں زرخیز کلا سیکی زمین میں پیوست کر رکھی ہیں اور ترقی پسند نظریات کی دھوپ میں برگ و بار نکالے ہیں۔اب ۱۹۶۳ ؁ء کے آس پاس اس پر جدید یت کے رجحان کی نرم پھواریں چاروں طرف سے پڑنے لگیں تو ان کی شاخ غزل سے کچھ اس قسم کے پھول اور کلیاں نمودار ہوئیں“۔

یہی وجہ ہے کہ رفعت کی شاعری میں قدیم و جدید زندگی اپنی ہر کروٹ سے نمایاں ہو تی نظر آتی ہے۔اور ایک دوسرے سے ہم رشتہ و پیوستہ بھی رفعت سروش اپنے نظریہ شعری پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

”میری تمام تر شاعری کے اساس میرے ذاتی تجربات و مشاہدات نہیں ہیں میں ذات کے نہاں خانوں میں محصور ہوجانے کو زندگی سے فرار کے مترادف تصور کرتا ہوں اور اپنی ذات کو سماج کا ایک اکائی تصور کرتا ہوں اپنے تجربات کو سماجی زندگی کاایک آئینہ سمجھتا ہوں اور سماج کے مسائل کو اپنے مسائل تصور کرتا ہوں“۔

اس میں شک نہیں کہ رفعت سروش ادب اور سماج کے گہرے اور اٹوٹ رشتے کے قائل ہیں وہ جس صورت میں زندگی کے بدلتے ہوئے حالات اور اپنی تہذیب و معاشرت کے مظاہر و واقعات کو دیکھتے ہیں ان سے گہرے طور پر متاثر ہو کر اپنے شعور اور شعور کا حصّہ بنا لیتے ہیں۔ اور ان سے حاصل شدہ تاثرات و تجربات کو صحہ قرطاس پر نمایاں کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اب تک جو فن پارے تخلیق کئے ہیں ان میں محض جوش و جذبات کی تسکین کا سامان نہیں ہے بلکہ ان میں ان کی روح کے کرب کا اظہار بھی ہے اور انسانیت اور اس کی اقدار کی حفاظت کا جذبہ بھی۔